بدر
BADR — QADIAN
قادیان ضلع گورداسپور
چہ گویم باتو گرائی چہاور قادیان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل | ولایتی شفا مینی غرض دارالامان اپنی
جلد ۸
نمبر ۹
پیشگی (للعہ)
معہ ضمیمہ درس قرآن مجید
مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸ اسوج ۱۹۶۶
سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں۔ **درثمین حصہ دوم** میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی از ذمہ خریدار ہوگی

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عہ فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصول ڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت عہ/ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں (درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم ازکم ۸ کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصول ڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں انکیواسطے ایک نسخہ بمد امانت الگ رکھدیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا۔ درخواستیں جلدی آنی چاہئیں

مینیجر اخبار بدر قادیان

ارادۂ حج

جاہل لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدی لوگ حج نہیں کیا کرتے۔ حالانکہ ہم ہر سال احمدی برادران کو حج پر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال ہمارے ایک معزز احمدی بھائی جو حج پر جانے والے ہیں۔ انہوں نے ہم سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم بذریعہ اخبار ان کو معلوم کرادیویں کہ اور کون کون سے دوست حج پر جانے والے ہیں۔ تاکہ ان کی باہمی رفاقت ہوسکے۔ اسواسطے جو جو صاحب حج پر جانے والے ہوں۔ وہ عاجز کو بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر۔

صاحبانِ دل اور قوت

رمضان شریف کے مجاہدات کی دعاؤں میں اپنے کمزور دوستوں کی بھی دستگیری کرتے رہیں۔ صادق۔

نقشۂ اوقات سحری و افطار

حسب معمول اس سال وقت پر شائع نہیں ہوا۔ جس کا افسوس ہے۔ اس واسطے اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے

۱۵ رمضان	سحری	افطار
۱۵	۵ گھنٹے ۳ منٹ	۶ گھنٹے ۲۲ منٹ
۱۶	۵ " ۴ "	۶ " ۲۱ "
۱۷	۵ " ۵ "	۶ " ۲۰ "
۱۸	۵ " ۵ "	[illegible] ۱۹ "
۱۹	۵ " ۶ "	[illegible]
۲۰	۵ " ۶ "	" ۱۷ "
۲۱	۵ " ۷ "	" ۱۶ "
۲۲	۵ " ۸ "	" ۱۵ "

(بعد پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

نامۂ ایڈیٹر

(از بہاولپور)

ایڈیٹر کا ریویو اپنے ہی اخبار پر

برادرم - اکمل بانی - السلام علیکم - ۲۰ ستمبر کا اخبار مظفر گڑھ میں اپنے وقت پر پہونچا آپنے خوب ہمت کی جو باوجود پیش آمدہ دقتوں کے اخبار نکالدیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے - براہین احمدیہ کا اشتہار نہیں لکھا گیا۔ شائد بسبب عدم گنجائش ایسا ہوا۔ اگلے اخبار میں ضرور دیدیں۔ ضرورت وحدت پر کلام امیر کے ساتھ عاجز کے مضمون کا توارد ہوا - فالحمد للہ۔ خطبہ جمعہ میں جن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی وحدت قومی سے ہی پیدا ہوسکتے ہیں۔ رمضان شریف میں اوقات سحر و نماز فجر و مغرب ضرور دینی چاہئیں اختلاف بہت تھوڑا ہوتا لوگ خود اندازہ باقی کرلیں گے آپ قادیان کے مطابق دیدیں) - طلباء میں سے زیادہ چندہ جمع کرنیوالوں کے واسطے تمغہ کی تجویز پر اُمید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ضرور غور کریگی۔ الحکم کے تمام نمبر گذشتہ گنواکر میں نے نمبر لگوائے تھے تاکہ شروع سے ایک سلسلہ چلا جاوے اس ہفتہ آپنے پھر نمبر نہیں دلایا۔ کاتب نے بھی غنیمت سمجھا ہوگا کہ پچھلے اخبار کی ورق گردانی سے بچ جائے آئندہ احتیاط رکھیں۔ اشتہارات میں میاں احمد نور صاحب کے حقوق کی نگاہداشت کرتے رہیں۔ دار الامان کی خبر مٹھان سے آئی مگر آپنے کچھ نہ لکھا۔ میری نظر سارے اخبار میں اول سے آخر تک اخبار دار الامان کے واسطے دوڑی پھری مستر اکمل نے زیور کے واسطے خوب رائے دی۔ برقع کے متعلق مردوں کو تو غض بصر کا حکم دیا ہے مگر برقعہ تو ہے ہی مردوں کا غض بصر اور برقع کا فائدہ ہے کہ کوئی برقع پوش کو دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اب سوال تو یہ ہے کہ برقع پوش عورت کے واسطے بھی برقع موجب غض بصر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ جو عورت غض بصر کی عادی بھی ہو وہ برقع کے ساتھ مجبور ہوتی ہے کہ راستہ کی تلاش میں اپنی نگاہ کو بجائے نیچے کرنے کے اوپر اٹھائے اس پر مزید توجہ کرنی چاہئیے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کا نام آپنے تحفہ کشمیر شائد اس واسطے رکھا ہوگا کہ وہ انہوں نے کشمیر میں کہی ہوگی مگر ہماری امیدیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ حضرت موصوف نے اپنی باریک بین نگاہ سے جن عجائبات اور لطائف قدرت سے اس سفر میں حظ اٹھایا ہے ان سے اپنے خدام کو مستفید کریں اور انہوں نے عاجز سے وعدہ بھی فرمایا تھا۔ حضرت میر صاحب کی نظم اگرچہ میں ہی آپ کو دے آیا تھا تاہم اس وقت سفر میں جو لطف اس مناجات نے مجھ کو دیا ہے۔ اس سے سبکساران ساحل واقف نہیں ہوسکتے کئی بار پڑھ چکا ہوں اور ہنوز کئی بار پڑھوں گا۔

مظفر گڈھ

پچھلے ہفتہ میں ڈیرہ غازی خان کا حال لکھ چکا ہوں اسجگہ دو دفعہ وعظ کیا گیا مگر اہل ڈیرہ دین سے بالکل ناواقف ہیں مساجد عموماً ویران پڑی ہیں وہاں سے چل کر میں مظفر گڈھ آیا جہاں اپنی جماعت کے دوست مرزا عنایت اللہ بیگ صاحب و مولوی اللہ بخش صاحب و میاں نبی بخش ہیں یہاں ایک وعظ کیواسطے تجویز کی گئی شہر میں منادی بھی ہوئی لیکن کوئی صاحب قاضی غلام حسین ہیں انہوں نے خطبہ جمعہ میں منع کر دیا۔ کہ کوئی شخص مرزائی کا وعظ نہ سنے اس واسطے بہت کم آدمی آئے چند تعلیمیافتہ شرفا تشریف لائے اور بس۔ مجھے اس خبر کے سننے سے کہ قاضی صاحب نے لوگوں کو ڈرا دیا ہے بہت خوشی ہوئی کہ احمدیت کا سکہ ان ملانوں کے دلوں پر خوب بیٹھا ہوا ہے وہ جان گئے ہیں اور پہچان گئے ہیں کہ احمدیوں کے دلائل ایسے زبردست ہیں کہ اگر لوگ سن لیں گے تو ضرور ان کے دلوں پر اثر ہوگا اور اگر انہوں نے ہم سے اُن باتوں کے متعلق سوال کیا تو ہم جواب دے سکیں گے اپنے پر سے اس ذلت کو روکنے کے واسطے غیر احمدی علماء نے اب یہ تجویز سوچی ہے کہ ہندوؤں کی طرح اپنے متبعین کو یہ سکھلاتے رہتے ہیں کہ خبردار احمدی کا کلام نہ سنو! اس سے ملاقات نہ کرو اس سے اختلاط پیدا نہ کرو۔ بعض نے تو یہاں تک فتوے لگایا ہے کہ جو احمدیوں کے سلام کا جواب دے اُسکی عورت کو طلاق ہو جاتی ہے یہ ناپاک فطرت کے کیڑے جہاں تک ان سے ہوسکتا ہے زور لگائیں سلسلہ حقہ کا ایک ذرہ نقصان نہیں کرسکتے خدا کی باتیں بہر حال پوری ہو کر رہیں گی اور ان کا یہ رویہ خود ان کی سخت کمزوری اور نالائقی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ایک ادنیٰ احمدی سے ڈرتے ہیں اور اپنے مذہب کو ایک کچا تاگا جانتے ہیں جو احمدی کی شکل کو دیکھتے ہی ٹوٹ جائیگا۔ مولوی اللہ بخش صاحب استقبال کیواسطے اور نیز مشایعت کیلئے اسٹیشن تک تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہیں اور مرزا صاحب موصوف کو مہمان نوازی کیواسطے جزائے خیر دے۔ آمین - محمد صادق عفی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم ط

واپسی

گزشتہ اخبار میں جیسا کہ اکمل صاحب نے ظاہر فرمایا تھا میرا ارادہ تھا کہ ڈیرہ غازیخان سے آگے علاقہ سندھ میں جاکر وعظ کروں وہاں سے بعض دوستوں کا مدت سے اصرار بھی تھا لیکن جب میں نے ان احباب کو خطوط لکھے تو کچھ ایسے ہی وجوہات پیش آئے کہ وہ جلدی سے مجھے جواب نہ لکھ سکے ان کے جوابات کے انتظار میں میں نے دفعۃً سندھ پہنچنے کی بجائے راستہ میں دو تین جگہ قیام کرنا پسند کیا چنانچہ پہلا مقام مظفر گڈھ میں ہوا جس کا ذکر اوپر درج ہے۔ جو چٹھی وہیں سے لکھکر روانہ کیا تھا مگر یہاں وقت پر نہ پہونچ سکا کہ پچھلے اخبار میں چھپ جاتا۔ مظفر گڈھ سے بہاولپور گیا وہاں قریباً دو روز قیام رہا اور وہاں سے آگے خانیوال جانے کا ارادہ تھا کیونکہ اس جگہ ایک دوست نے (خدا اُس پر رحم کرے) انتظام وعظ کا وعدہ کیا تھا مگر ایک اشارہ غیبی کے سبب میں بہاولپور سے ہی فوراً قادیان کو لوٹا راستہ میں لودہراں۔ ملتان۔ منٹگمری کئی ایک مقامات میں جماعت تھی مگر کہیں ٹھہر نہ سکا۔ ارادہ تھا کہ سندھ سے واپسی پر ملتان ضرور ٹھہروں گا۔ مگر بجائے اسکے کہ وہاں آرام کرنیوالے بہت سے بزرگوں کی خوابگاہوں پر پہونچکر انہیں السلام علیکم کہتا اسٹیشن پر سے ہی ان کیواسطے بدرگاہ رب العالمین دعا کا ہاتھ اٹھایا کہ ایخدا تو ان کی مغفرت کر ان کے درجات جنت میں بڑھا اور نادان مسلمانوں کو ان کی قبر پرستی کے مشرکانہ فعل سے بچا۔ غرض ۲۷ ستمبر کا اخبار چھپکر روانگی کیواسطے طیار ہورہا تھا کہ میں یہاں پہونچا لیکن راستہ کی شدت گرمی کے سبب آتے ہی سخت سردرد اور بخار میں مبتلا ہو گیا کئی دن تکلیف رہی اب بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ لیکن نقاہت اس قدر ہے کہ یہ مضمون بھی لیٹ کر لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ رحم کرے احباب سے درخواست دعا ہے۔

بہاولپور

القصہ عاجز سندھ جاتا ہوا قادیان پہونچگیا ہے گویا اس بہانہ سے بہاولپور ہی دیکھنا تھا یا وہاں کے مخلص دوست اخویم چودہری غلام حسن صاحب کی کشش تھی جو اس ذریعہ سے ان تک کھینچ کر لیگئی۔ وہاں مولوی رحیم بخش صاحب سے ملاقات ہوئی جو کونسل عالیہ ریاست کے پریزیڈنٹ ہیں بڑے با اخلاص اور بے تعصب حاکم ہیں۔ ہندو مسلمان سب آپکے انصاف کے مداح ہیں ان کے ماتحت انتظام ریاست بہت عمدگی سے چل رہا ہے بہاولپور کا شہر کچھ بہت پُر رونق نظر نہیں آیا جیسا کہ دار السلطنت کو ہونا چاہئیے۔ سڑکیں عموماً کشادہ اور سایہ دار ہیں۔ باغات خوشنما ہیں۔ لیکن ریلوے اسٹیشن کی سڑک بہت ہی قابل مرمت ہے حالانکہ بہ سبب کثرت آمد و رفت وہی سب سے زیادہ قابل توجہ ہے بہاولپور میں برادرم ڈاکٹر طفیل علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو ایک رئیس سردار کے علاج کے واسطے وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں جس ہمدردی اور دلی دعا کے ساتھ وہ اس سردار کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ یہ احمدیوں کا ہی خاصہ ہے بابو غلام حسین صاحب کیسے بے تکلف پُرمحبت دوست ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ وہاں بابو غلام نبی صاحب احمدی جوان صالح ہیں۔ اور ان کے سوائے ایک صاحب میاں خدا بخش صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو لودہراں کے قریب کے رہنے والے ہیں۔ اس سفر میں قاضی حبیب اللہ صاحب شیر شاہ سے بہاولپور تک رفیق سفر رہے۔ قاضی صاحب ایک سنگین مقدمہ میں گرفتار تھے۔ مگر حضرت اور دیگر بزرگوں کی مخلصانہ دعاؤں نے ان کی دستگیری کی اور برادرم بابو غلام حسین صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بری ہوگئے ہیں۔ فالحمد للہ۔

قرآن کریم اور وید مقدس

"خلاصہ لکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ پنجاب جو اونہون نے ٹون ہال شملہ مین ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کو شام کے ۵ بجے دیا"

جس طرح پر ہر ایک کل کا موجد اس کل کے استعمال کے متعلق صحیح ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے ماسوا دوسرے کے لئے جو اس کل کی بناوٹ سے بے خبر ہو یہ محال ہے کہ وہ اس کے استعمال کے لئے ہدایات دے سکے اسی طرح انسانی کل کا موجد یعنی خداوند کریم جو خالق ہے وہ ہی اس کے چلائے جانے کے متعلق ہدایت کر سکتا ہے اور یہی وہ ہدایت ہے جسے الہام کہتے ہین اور الہام کا ہونا لابدی ہے اور جب سے دنیا ہے تب ہی سے الہام ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ہے قرآن کریم اس سے انکار نہین کرتا اور وید والون کا دعوے کہ وید یعنی ہدایت ربانی ایک ارب اور کئی کروڑ برسون سے ہے ہمین ماننے مین کوئی عذر نہین بلکہ ہم تو اگر اس سے ہزار گنا زیادہ زمانہ نزول وید کا بتایا جائے تو بھی انکار نہین کرتے کیونکہ ہم مانتے ہین کہ خدا خالق ہے اور وہ آج سے خالق نہین بلکہ ہمیشہ سے خالق ہے اور جیسے کہ وہ قرآن کریم مین فرماتا ہے۔ قدرہ فہدے خلقت کو پیدا کرکے ایک اندازہ مقرر کیا۔ پھر اسے ہدایت دی پس جب سے پیدائش ہوئی تب ہی سے ہدایت ہوئی۔ ہان اگر اہل وید کو صرف ایک ارب برس پر ناز ہے تو زندہ سمجھا والے اپنی کتاب کی مدت نزول کئی اربون تک پہونچاتے ہین اصل جو علم الٰہی ہے وہ خواہ آج ظاہر ہو یا کل وہ ازلی ہی ہے کیونکہ وہ اس ذات کا علم ہے جو ازلی ہو ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین تمام جہانون کا پیدا کرنے والا اور پھر انکو جسمانی اور روحانی طور پر پرورش کرنے والا مانتے ہین وہ عرب کا ہی رب نہین نہ وہ شام کا ہی رب ہے اور نہ وہ صرف ہندوستان کا ہی رب ہے بلکہ وہ سب کا رب ہے پس اس نے جب سب کو پیدا کیا ہے تو سب کو ضرور ہدایت بھی دی ہوگی۔ جیسے اس کی جسمانی پرورش کا سلسلہ ہر جگہ ہے اسی طرح روحانی غذا جسے الہام یا علم الٰہی کہتے ہین ہر جگہ پر حاوی ہے۔ یہ پاک اصول قرآن پاک کا ہی ہے کہ ہر ملک مین ہر قوم مین الٰہی ہادی آئے۔ ولکل قوم ھاد - اور ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

اہل وید کا اگر یہ دعوے ہے کہ سوائے وید کے کہین کوئی کتاب ہدایت نازل نہین ہوتی تو پھر یہ بھی ہونا چاہیئے تھا کہ جس طرح جسمانی پرورش کے سامان ہر جگہ ہین اسی طرح وید بھی روحانی پرورش کا سامان ہے وہ بھی ہر جگہ یا تو خدا کی طرف سے ہی نازل کر دیا جاتا اور یا اہل وید اسے ہر جگہ پہونچا دیتے تاکہ اصل غرض جو وید کی یا الہام الٰہی کی ہے وہ پوری ہوتی جیسے کہ قرآن مجید جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مین ہر ملک ہر قوم کے لئے ہون جونہی کہ وہ نازل ہوا ادہر وہ تمام عالم مین پھیلا دیا گیا۔ لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ اہل وید نے اسے اس طرح چھپا رکھا کہ پورے طور پر وید کی اشاعت اسی ملک ہند مین ہی نہین ہوئی اگر یہ کہا جائے کہ گذشتہ زمانہ مین جسے پانچ ہزار برس ہوئے وید تمام عالم مین تھا لیکن اب نہین رہا تو پھر ہماری اور ان تمام کی جو دور ملکون مین ہین روحانی پرورش کا کیا سامان ہے کیا یہ ظلم نہ ہوگا۔ کہ آج ہم اور ہم سے پہلے لوگ جو وید کے زمانہ کے بعد کے ہین سب کے سب بلا ہدایت چھوڑے جاوین اگر وید کم مین تو پھر دوسرے وید (جو قرآن) کی ضرورت ثابت ہوئی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ابتدائے عالم مین وید کی ضرورت تھی یہی وہ فلسفہ ہے کہ جس سے ضرورت انبیاء یکے بعد دیگرے ثابت ہے اور قرآن کریم کا اپنا بھی یہی دعویٰ ہے۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل دنیا الگ الگ پڑے تھے۔ ایک ملک کو دوسرے کی خبر تو کجا ایک شہر کو بھی یہ اچھی طرح علم نہ تھا کہ اور کوئی شہر ہے یا نہین ایسے وقت مین ایک ایسی کتاب کا جیسا عالم مین سو ایک ملک کے اندر نازل ہو جاتا اور پھر اس کا اسی کے حدود اربعہ تک محدود رہنا دوسرون کے لئے صریح ظلم ہے۔ البتہ اگر وید کے نازل کرنے والا اسکی اشاعت عام کا ذریعہ بھی پیدا کر دیتا تو کوئی شکایت نہ تھی جن وجوہات اور دلائل سے ہندوستان کے لئے وید کی ضرورت تھی انہین اسباب کے باعث دوسرے ملکون کے لئے وید (علم الٰہی) کی ضرورت ثابت ہے۔ ہند کی ضرورت پوری کی گئی ضروری ہے کہ دوسرون کی بھی پوری کی گئی ہو اور وید کا نزول کہین بشکل توریت اور کہین بشکل انجیل ہوا ہو۔

اب ایک دوسرا دور دنیا پر آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہے کہ الگ الگ ملک آپس مین ملنے جلنے لگتے ہین۔ آمد و رفت کے ذرائع پیدا ہوتے ہین۔ گویا دنیا ایک ہی محلہ کی طرح ہو جاتی ہے اس کے علاوہ دنیا مین فسق و فجور کا دریا بھی موجین مار رہا ہے کوئی کتاب دنیا کے لئے نظر نہین آتی۔ وید ہندوستان کی چار دیواری کے اندر بند ہے بلکہ اہل ہند بھی نہین جانتے کہ وید مین کیا ہے توریت صرف یہودیون کے پاس ہے وہ اورون کو اپنے ساتھ ملا بھی نہین سکتے بلکہ خود توریت پر حاکم بنے ہوئے ہین۔ اہل انجیل ایک خدا کو چھوڑ کر مسیح کو دنیا رب کہہ رہے ہین اب یہ وقت ہے۔ کہ وید (علم الٰہی) ایک ایسی ہیئت مین نازل ہو جو تمام ضرورتون پر حاوی ہو۔ پہلے جو قوم قوم کا الگ تمدن تھا اب سب قومین ایک ہو گئین تو ان کا تمدن بھی بدلا۔ اب اس حالت کے مناسب احکام اس وید مین ہون ٹھیک اسی وقت مین عرب مین ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور خدا سے الہام وید دیا جاتا ہے جسے قرآن کریم کہتے ہین۔

جہان اللہ تعالیٰ نے ضرورت قرآن شریف کے دلائل بیان فرمائے ہین وہان اس نے یہ پہلے مانا ہے کہ پہلی امتون کی طرف رسول بھیجے گئے اور قسم کہا کر ... اپنے آپکو گواہ پیش کرکے بیان کیا ہے کہ رسول امم سالفہ کی طرف بھیجے گئے۔ اور باایں ہمہ قرآن پاک کی ضرورت ثابت کی ہے اس طرح پر کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر تھی یعنی عالم اور جاہل سب کے سب بگڑ چکے تھے اور طبعاً وہ کسی نئے معالج کے محتاج تھے پہلی دوائی اب کارگر نہ ہو سکتی تھی کیونکہ طبیعت بدل چکی تھی اختلافات باہمی دشمنی کی حد کو پہونچ چکے تھے اور سوسائٹی مین امن قائم رکھنے کے لئے ان اختلافات کی جڑ کاٹی جانی ضروری تھی جو ایک مصلح ربانی کا کام ہے لوگونکو اپنے برے اعمال اچھے نظر آتے تھے زنا کرنا اور پھر اسے زنا نہ سمجھنا کتنی نعمت ہے۔ مدینہ کے لوگ جو ایران مین تھے ان کے ہان ماں بہن سے زنا کرنا کوئی عیب نہ تھا۔ یہان تک کہ انکی کتب جن کو وہ مقدس کتب خیال کرتے تھے گند ... کیا وہ کوک شاستر کی بھی اماں تھین ان کی کتابون کے جلائے جانے کے متعلق مسٹر ... مورخ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا یہ گند کا ذخیرہ دنیا سے اٹھا دیا گیا۔ یہی وہ لوگ ہین کہ جو خیال کرتے تھے اگر ان کا کوئی پیر کسی مرید کی عورت کے ساتھ مباشرت کرے تو سات پشتون کے لئے جنت ورثے مین آگئی اسی طرح اہل ہند کا حال تباہ تھا اس زمانے کی یادگار اب تک مندرون مین بے حیائی کی مورتیان ہین خود رشی دیانند نے لکھا ہے کہ اس زمانے مین اندھیر مچا ہوا تھا کیسا اندھیر وید کی بجائے سخت بیحیائی کی تعلیم تھی اور نہ صرف یہ بلکہ بدھ کی مذہب والون کی طرح یہان بھی وام مارگی لوگون کا ہی دور دورہ تھا عیسائیون کی حالت بھی مین بیان کر چکا ہون۔ القصہ یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا پر شیطان حکمران تھا۔ انسان بنفس خود (الا ماشاء اللہ) شیطان بنے ہوئے تھے۔ دنیا سے وید اٹھ گیا تھا توریت کا نام ہی تھا اور کچھ نہ تھا۔ انجیل تو ردی مین ڈالی جا چکی تھی اور ایک شخص کے خیالات فاسدہ کی پوجا کی جا رہی تھی۔ گویا یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا سے علم الٰہی آسمان پر جا چکا تھا اور دنیا آسمانی پانی کے لئے بزبان حال چلا رہی تھی اور جیسے کہ سری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ جب دھرتی پر پاپ کا بوجھ بڑھ جاتا ہے تب ہم دنیا مین جنم دھارن کرکے اس بوجھ کو اٹھا دیتے ہین اسی طرح دنیا چلا رہی تھی کہ اے پرماتما آپ آیئے اور میری پیٹھ پر اس بھاری بوجھ کو الگ کیجئے۔ خود اہل عرب کے حالات اس قسم کے شرمناک ہین کہ قابل بیان بھی نہین۔ خدا کے گھر کو بتون کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ ایسے نازک وقت مین اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل مین وید کو نازل کیا۔ جس نے جملہ عوارض کا تدارک واقعی

علاج کیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پرماتما کے اوتار سمجھے اور ان کا وجود تمام اوتاروں کا جامع وجود تھا اور یہی ختم نبوت ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ جس طرح مختلف فرقوں کا اختلاف ایک نبی کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے تو اب اسلامی فرقوں کا آپس میں تحاسد وتباغض کیوں ایک نئے رسول کی ضرورت کو ثابت نہیں کرتا اس کا جواب یہ ہے اسلامی فرقوں کا اختلاف قرآن کے متعلق ہے رسول کے متعلق نہیں خدا کے متعلق نہیں بلکہ وہ فروعی باتیں ہیں جن کے بغیر بھی ایک شخص پکا مسلمان کہلا سکتا ہے البتہ اہل وید کا اختلاف عجیب اختلاف ہے، خدا کے ماننے والا بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل وید سے ہی ہیں خدا کا منکر بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل بھی اسی وید سے بُت پرست۔ اور اس کا دشمن دونوں وید کے معتقد۔ زناکاری کے لئے جواز کا فتوے بھی وید سے اور اس کی تردید بھی اسی سے ہندوستان کے اس قدر کثیر التعداد فرقے ہیں کہ گننا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم بھی باوجود مسلمان ہونے کے ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں سے ایک ہیں اور وید کے معنے قرآن کے مطابق کرلیں تو آج کون ہندو ہے جو یہ کہدے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ ہندو سینکڑوں اوتاروں کو مانتے ہیں اور ہم سب کو مانتے ہوئے محمد رسول اللہ کو پرمیشر کا کامل اوتار مانتے ہیں۔ پھر مخالفت کیا رہی اہل وید کی مخالفت کا باعث یہ ہے کہ وید کی زبان بالکل دنیا سے اُٹھ گئی ہے۔ بلکہ آج تو یہ حالت ہے کہ وید کی مختلف تفسیروں کو بھی آج سمجھنا مشکل ہے خود آریہ سماج کی تیس سالہ کوشش اور ترجمہ وید ...... سے اندازہ کرلو کہ کہاں تک کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔

قرآن پاک کی نسبت یہ زبانی لاف وگزاف نہیں ہے بلکہ قرآن جو دعویٰ کرتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ میں وہ کتاب ہوں تمام کتب قدیمہ کی سچی صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا ہوں ہاں اگر کوئی کہے کہ کتب قدیمہ سے صداقتوں کو لیکر قرآن کی شکل میں جمع کردینا کوئی مشکل بات نہیں ہم خود کرسکتے ہیں تو اس کا جواب خود قرآن ہی دیتا ہے۔ جو یہ ہے۔ (۱) آسمان سے پانی کا اتارنا اور اس سے زمین کے اندر زندگی پیدا کرنا خدا ہی کی طاقت کرسکتی ہے انسان یہ نہیں کرسکتے کہ باوجود بارش کے جملہ سامان کے موجود ہوتے ہوئے اور تمام قسم کے بیجوں کے ہوتے ہوئے بھی خود ہی بارش کرکے تمام قسم کی سبزیاں پیدا کرے اسی طرح روحانی بارش کا پانی برسا کر دلوں کو زندہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) دودھ کے جملہ اجزا دنیا کے اندر موجود ہیں مگر کوئی انسان بھی نہیں جو ان اجزا کو ملا کر دودھ پیدا کرسکے یہ حیوان جو دودھ دیتے ہیں یہ خدائی مشینیں ہیں جو گوبر اور لہو کے درمیان سے دودھ پیدا کردیتی ہیں۔ انسان کے لئے یہ محال ہے اسی طرح روحانی دودھ خالص کا بنالینا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۳) پھر غور کرو کہ کس طرح ہماری زندگی کا سہارا پھل پھول اور اناج وغیرہ پیدا کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ تمام اجزا جن سے پھل بنتے ہیں دنیا میں موجود ہیں۔ مگر کیا کوئی انسانی مشین ہے جو انکو پھلوں کی صورت میں لاکر ترکیب دے سکے۔

(فائدہ) اگرچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کہ جسکی ایجاد کو دیکھ کر آج دنیا حیران ہے کہیں ہوائی جہاز ہیں کہیں انجن کہیں ایکس ریز اپریٹس ہے اور کہیں بھونچال کے دریافت کرنے کا آلہ ہے جسے سیسموگراف کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس۔ تمام سائنس کی تحقیقات اور بے شمار ان کی ایجادیں ہیں کیا ایسے انسان کے لئے بھی مشکل ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں کو اختراع کرے اس کا جواب انہیں دلائل میں موجود ہے جو اوپر بیان کئے یعنے یہ کہ انسانی ایجاد ساری کی ساری ایسے امور کے متعلق ہے جو ضروریات زندگی میں سے نہیں ہیں بلکہ ہماری عشرت کی چیزیں ہیں پانی نہ ہو تو زندگی محال ہے کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر انجن نہ ہوتا تو دنیا کا کام نہ رکتا کیونکہ خدا نے دوسرے ذرائع پیدا کر رکھے ہیں پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک چھوٹے سے دانہ کا پیدا کرنا بڑے بڑے انجن کی نسبت نہایت مشکل ہے بیج پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ہاں خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے ہم کئی قسم کے فائدے اُٹھا لیتے ہیں لیکن مذہب کے اصولوں کو اس طرح پر جمع کرنا جیسے قرآن پاک نے کیا ہے یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ پانی دودھ اور پھلوں سے بھی زیادہ ضروری اور مشکل ہے

(۴) پھر دیکھو شہد کی مکھی کس طرح سے پھولوں سے شہد کو نکالکر جمع کرتی ہے۔ آج باوجود تجربہ اور تمام علم وفضل کے اور ساری سائنس کے بھی انسان عاجز ہے کہ شہد کو بنالے شہد وہ چیز ہے جسمیں ہزاروں بیماریوں کے لئے شفا ہے اور جس کا قوام کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان مع اپنی ساری طاقتوں اور تمام سائنس اور فلسفہ قدیم وجدید کے بھی قرآن پاک جیسی شفا بخش مردوں کو زندہ کرنے والی اور کبھی نہ بگڑنے والی اور تمام عالم کو روحانی پانی سے سیراب کرنیوالی اور ہماری بھوک کو تسکین دینے والی اور روحانی زندگی کے پھل دنیا میں کھلا دینے والی کتاب نا ممکن ہے کہ بنا سکے ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ انسان یہاں بالکل عاجز ہے۔ کیا وہ معترض جو قرآن شریف کو کتب قدیمہ سے جمع کرنیکا خیال کیا کرتا ہے وہ آجتک سوائے قرآن کے کوئی کتاب تمام مذاہب کی کتب موجودہ سے جمع کرسکا اگر نہیں تو صرف وہم کی پرستش فضول ہے حق یہ ہے کہ یہ قرآن شریف خدا کی طرف سے شہد ہے اور کیا ہی خوب کہا ہے۔ ع

شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ

رستم کی ایک بیوی

راجپوت گزٹ کا ایڈیٹر اپنی غلط بیانی اور بیہودہ لن ترانی کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسکو اپنی تاریخ دانی پر گھمنڈ ہے لیکن افسوس کہ میں نے آج تک اس کی کوئی ایک تحریر بھی ایسی نہیں دیکھی۔ جو الف لیلی یا داستان امیر حمزہ کے جھوٹے افسانوں سے بڑھ کر کوئی تاریخی امتیاز رکھتی ہو۔ چونکہ راجپوت گزٹ کی دروغگوئی نے مخلوق خدا کو بہت کچھ دھوکہ میں ڈالنے اور بالخصوص مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے اس لئے میں نے کئی مرتبہ اس کو اخبار الحکم کے ذریعہ سے چیلنج دیا اور غیرت بھی دلائیں کہ اپنی فضول اور بیہودہ باتوں کو ثابت کرے اور میرے کسی مضمون کی تردید کرکے اپنی تاریخ دانی کا سکہ بٹھلائے لیکن وہ اپنی باتوں کے وزن کو خود جانتا ہے میری کسی بات کے جواب میں اُف بھی نہ کرسکا۔ اس کو یہ لکھتے ہوئے مطلق شرم بھی نہیں آئی کہ ہندوستان کے راجوں نے افغانستان۔ ایران ترکستان وغیرہ ممالک کے بادشاہوں سے بیٹیاں خراج میں وصول کیں اور ہندوستان کے دھوتی بند عرب وروم وشام کے بادشاہوں سے اپنی بندگی وفرماں برداری کراتے تھے۔ میں نے بحولہ وقوتہ تعالی اوسکی ہذیان سرائی کا کافی جواب اپنی مختلف متعدد تحریروں میں دیا ہے آج اتفاقاً شاہنامہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک واقعہ میری نظر سے گزرا جس کو فردوسی نے کئی ورق میں اور کئی سو اشعار میں لکھا ہے۔ اسکو عام لوگوں بالخصوص راجپوت گزٹ کے ایڈیٹر کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں اور نقل کرنے سے پیشتر یہ بھی بتاتا ہوں کہ شاہنامہ وہ کتاب ہے جو تاریخی کتاب ہونے کے اعتبار سے مہابھارت اور راماین پر فضیلت رکھتی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالی میں شاہنامہ اور مہابھارت وغیرہ کتابوں کا مقابلہ کرکے کسی دوسرے مستقل مضمون میں اپنے دعوے کو ثابت کرسکوں گا۔ سنیئے۔ جبکہ سیستان میں زال حکمران تھا اور رستم کی نوجوانی کا عالم تھا اس وقت ہندوستان کے حکمران یعنے قنوج کے راجہ نے زال کے پاس ایک عرضی بھیجی۔ ایلچی ہندوستان سے زابلستان پہونچا۔ فردوسی لکھتا ہے۔ ع

درآمد نملا سے بدرگا دشاد ٭ پرستندۂ خسروی پیشگاہ
زمین را ببوسید در پیش زال ٭ چنین گفت کاے خسروا بے ہمال
کہ آید جہاندیدہ مرزبند ٭ بدست اندرون نامۂ بر پرند
بدو گفت دستان کہ بکشای راہ ٭ بیارش بدین نامور بارگاہ
برشاہ زابلستاں برکشاد ٭ بیامد مرا او را زمین بوسہ داد

زال نے خط کو کھولا اس مین لکھا تھا کہ ہندوستان مین ایک عجیب قسم کی مہیب بلا ظاہر ہوئی ہے جو آدمیون اور چوپایون کو اپنے سانس کے زور سے کھینچکر کھا جاتی ہے (آجکل بھی جنگلون مثلاً نجیب آباد دہلی بھیت وغیرہ کے متصل دامن کوہ کے جنگلون مین دو دو گز کی موٹائی کے سانپ پائے جاتے ہین جو اپنے سانس کے ذریعہ سے آدمیون کو اور جنگل کے جانورون مثلاً ہرن چیتل پاڑھے وغیرہ کو کھینچکر نگل جاتے ہین اس قدیم زمانہ مین جبکہ آبادی اس قدر نہ تھی۔ اور جنگلات بکثرت ...... تھے اس لئے ممکن ہے کہ کوئی غیر معمولی مہیب شکل کا قوی الجثہ سانپ یعنے اژدہا نمودار ہوا ہو اور قنوج کے مہاراجہ کو ڈر کے مارے زال سے فریاد کرنی پڑی ہو) اگر آپنے جلد آکر اس بلا کو ہلاک نہ کیا تو چند روز مین آپ دیکھین گے نہ ہندوستان کا ملک باقی رہیگا نہ اور کسی ملک مین آدمی کا نشان ملیگا۔ یہ بلا جو نمودار ہوئی ہے سب کو کھا جائیگی پھر آپ خراج کس طرح وصول کرسکین گے۔ ؎

اگر زانکہ نائی بریں رزمگاہ ٭ ز ہندوستان باج دیگر مخواہ
کہ بر جاے ویران روا نیست باج ٭ بہ ہندوستان بر سر اپ ہست تاج

زال نے اس خط کو پڑہا اور اپنے نوجوان بیٹے رستم کو بلا کر سنایا اور کہا کہ اب ہندوستان کی طرف جانا ضروری ہے۔ ؎

تو بارو‌ئے روشن بزابل بمان ٭ من آنجا شوم با گزیدہ سران

رستم نے جواب دیا کہ جناب یہ ہرگز نہین ہوگا کہ آپ تو اندیشہ کے مقام پر جائین اور مین یہان آرام سے بیٹھا رہون۔

تو گرچہ دلیری و نام آوری ٭ جہان پہلوانی و کند آوری
نہ زیبد ترا رزم با پشت کوز ٭ تو پیری دگر من جوانم ہنوز

باپ بیٹون مین خوب رد و کد ہوئی۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ مین تنہا ہندوستان کو جاتا ہون زال کہتا تھا تو نا تجربہ کار ہے۔ رستم کہتا تھا آپ بوڑہے ہوگئے ہین آپ کا وقت آرام کرنے کا ہے اور میرا زمانہ کام کرنے کا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ باپ بیٹا دونون چلین۔ ؎

کنون ہر دو آرائش رہ کنیم ٭ سخن گر دراز ست کوتاہ کنیم

دونون ہندوستان پہونچے۔ قنوج کا راجہ اور ہندوستان کے دوسرے حصص کے رؤسا استقبال کو آئے اور آداب بجا لائے۔ جس جنگل مین اژدہا تھا رستم اس طرف گیا۔ ہندو لوگ خوف کے مارے دور کھڑے ہوکر تماشا بھی نہ دیکھ سکے۔ بڑی طول طویل داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ اژدہا مارا گیا۔ قنوج مین رستم کی خوب دعوتین ہوئین اور نذرانے پیش کئے گئے

پس پردۂ شاہ ہندوستان ٭ یکے دختر بود بس دلستان
برون آمد از پردہ آن پرخرد ٭ کہ تا زال را با سپہ بنگرد
چو بر لشکر زال بکشاد چشم ٭ ابر رستمش ناگہ افتاد چشم

رستم کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہوگئی۔ رستم کی نوجوانی جسم کی خوبصورتی شجاعت و بہادری کی شہرت۔ عالی خاندانی ان سب باتون نے مل ملاکر راج کماری کو سخت بے چین و بے تاب کر دیا اور ایک دلالہ کو بلایا اپنے دل کا حال سنایا۔ دلالہ نے راج دلاری کو تسلی دی شام ہونے پر رستم کے خیمہ مین پہونچی بہت سی فضول تمہید کے بعد مناسب الفاظ مین اصل مدعا کا اظہار کیا رستم نے کہا اگرچہ ہندوستان کے راجہ سے رشتہ داری کرنا ہمارے لئے باعث ذلت ہے لیکن مین اس لڑکی کے عشق کی قدر کرتا ہون۔ دلالہ لڑکی کے پاس مژدہ لے کر گئی اور اس بسمل تشنۂ عشق سے بڑا بھاری انعام حاصل کیا پھر راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ مجھکو رستم نے آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی راج کماری سے شادی کرنا چاہتا ہے مہاراج تو سنکر اس قدر خوش ہوئے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ ؎

ز گفتار او شادمان گشت رائے ٭ بدو گفت ای من کرم از خدائے
کہ پشت کیان رستم نامدار ٭ ز من دخترم را بود خواستار
اگر شوق رستم شود دخترم ٭ فرو زان شود بر سپہر اخترم

مہاراج کو یہ بھی فکر ہوئی کہ کہین رستم اپنی عالی نسبی اور ہماری کم قومی کا خیال کرکے اپنے ارادے سے پھر نہ جائے اس لئے اسی پیغام رسان عورت کو حکم دیا کہ ابھی اسی وقت جا اور لڑکی کا خوب بناؤ سنگار کرکے فوراً رستم کے خیمہ مین پہونچادے تا رستم کسی طرح جلدی ہی راج کماری سے ہمبستر ہوجائے اور پھر اس کو اس رشتہ داری کے خیال سے پھر جانے کا موقعہ نہ رہے۔ ؎

شب تیرہ را روی پرستار وار ٭ کنون دخترم را بر رستم سپار
نباید درنگ آز مودن درین ٭ مبادا کہ گردد پشیمان ازین
چہ خوشتر کہ گردد قمر جفت ہور ٭ چہ خواہد بجز چشم بینندہ کور

عورت لڑکی کے پاس خوشخبری لائی باپ کی رضامندی بلکہ ہمبستری مین عجلت کی تاکید سنائی۔ لڑکی نے سچے موتیون سے عورت کا منہ بھر دیا۔ اور حوصلہ سے زیادہ انعام دیا یہان کے انعامات کو جلدی جلدی سنبھال کر دلالہ رستم کے پاس پہونچی اور کہا کہ ابھی اس پری کو آپ کی بغل مین لاکر بٹھائے دیتی ہون کچھ انعام دلوائیے رستم نے کہا کہ ذرا پہلے مین اس کی صورت تو دیکھ لون اگر وہ مجھکو پسند آگئی تو خیر ورنہ مین ہند کے ذلیل راجہ کا داماد بننا قبول نہ کرون گا۔ ؎

اگر بینم او را گر آید خوشم ٭ ترا من برابر بزر در کشم

قصہ کوتاہ راج کنواری دلھن بن کر رستم کے خیمہ مین آ براجین ؎

چو چشم تہمتن برش بر فتاد ٭ بدیدار آن ماہرو گشت شاد
دل پیلتن گشت بستہ بروے ٭ کہ ہرگز ندید آنچنان ماہروے
تہمتن بر آئین آن روزگار ٭ بپیوست با آن بہشتی نگار

چند روز کے بعد بیوی کو لیکر وطن پہونچا آخر دونون جوان تھے تندرست تھے۔ ہندوستان کی راج دلاری سیستان پہونچکر حاملہ ہوگئی۔ ؎

چنین گفت گویندۂ این سخن ٭ چو نہ ماہ بگذشت بر سیمتن
یکے پور زائید آن نوبہار ٭ ببالا و چہرہ چو سام سوار
بسے شاد شد رستم پہلوان ٭ بیامد دوان پیش آن دلستان
چو فرزند را دید دلشاد گشت ٭ ز درد و غم دہر آزاد گشت
مر او را ببردند نزدیک زال ٭ کہ تا [illegible]
چو [illegible] و را دید دستان سام ٭ مر او را فرامرز [illegible]

فرامرز رستم کا ایک نامور بیٹا ہے اکثر معرکون مین باپ کا شریک رہا اور رستم کے بعد تک زندہ رہا۔ شاہ ایران کا مقابلہ کیا۔ اور لڑائی مین مارا گیا۔ اس تاریخی قصہ سے مندرجہ ذیل امور پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

(۱) ہندوستان کا راجہ کابل و زابل کا ماتحت تہا اور خراج دیتا تہا
(۲) ہندو ہمیشہ سے بزدلی کے لئے انگشت نما رہے ہین
(۳) ہندوستان کا راجہ خود بہی اپنے آپ کو مرتبہ اور قوم مین [illegible] سے ذلیل سمجھتا تہا۔
(۴) ہند کے راجہ بخوشی اپنی بیٹیان دوسری قوم کو دیتے اور بیٹیون کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے تہے جسکی آخری مثالین سلاطین مغلیہ کے حالات مین حریم الزمانی جودہابائی وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہین اور پٹھانون کے عہد مین وہ بیسیون راج کنواریان ہین جو چتوڑ راد وغیرہ رئیسون کی طرف سے گوجرات۔ مالوہ۔ خاندیس وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مسلمان بادشاہون کو بطور پیشکش وقتاً فوقتاً دیگئی ہین (شاید یہ کوئی فخر کی بات ہو کہ سلاطین مغلیہ کو اودے پور کی کوئی لڑکی میسر نہ ہوئی۔ لیکن ان سے پہلے گوجرات وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہون کے زنانخانے اودے پور کی لڑکیون سے رونق پاتے رہے) کسی طوطیٔ ہند کو زیادہ بے تاب نہ ہونا چاہیئے بلکہ تاریخ دانی کے جوہر دکھلانے کی ضرورت ہے۔

راقم۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی

شملہ مین مباحثہ

ناظرین بدر کو معلوم ہو چکا ہے کہ ۱۴۔۱۵۔ اور ۱۶ اگست ۱۹۰۹ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب نے شملہ مین مفصلہ ذیل مضامین پر لکچر دئے تھے۔

(۱) وید مقدس اور قرآن کریم۔ (۲) سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳) معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ معجزات والے لیکچر مین خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی تبلیغ بھی کی تھی یہ جملہ لکچر پبلک نے بڑے شوق سے سنے تھے اور بحیثیت مجموعی ہندو اور مسلمانون کے کل فرقون پر اس کا اچھا اثر ہوا تھا بعض لوگون کا خیال تھا کہ آریہ صاحبان ضرور نکتہ چینی کرین گے مگر ان کی طرف سے تو ابھی تک کوئی کار روائی ظہور پذیر نہین آئی البتہ بعض مسلمانون سے جنکو خواجہ صاحب کی کامیابی ناگوار گذری۔ ضد اور تعصب کی راہ سے اس اثر کے زائل کرنے کی کوشش کی چنانچہ انہون نے محمد عظیم صاحب کو وعظ کے لئے بلوایا مین نے مولوی اور صاحب کے الفاظ ان کے لئے اس لئے استعمال کئے ہین کہ ہمارے مذہب مین ..... کسی کو جو کسی گروہ مین معزز خیال کیا گیا ہو تحقیر سے یاد کرنا روا نہین جب تک وہ بار بار کی فہمائش سے بھی اپنے معاندانہ روش سے باز نہ آئے ورنہ اگر ان کی اصلی حیثیت کو مد نظر رکھا جائے تو وہ ہرگز مولوی اور صاحب کہلانے کے مستحق نہین۔ بہرحال مولویصاحب نے اتوار مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء کو جامع مسجد مین وعظ کیا اور حضرت امام علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر حملے کئے اختتام وعظ پر انجمن احمدیہ شملہ کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی کہ انہین جواب کا موقعہ دیا جاوے ابو عبد العزیز صاحب سٹور کیپر سے جو لیڈنگ پارٹ لے رہے تھے ... ور کیا۔ مگر کہا کہ مسجد مین تو اجازت نہین مل سکتی ان متولی مسجد کے مشورہ سے یہ بیشتر ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہین تو ان کی ایک کوٹھی مین جگہ مل سکتی ہے ہم نے منظور کیا اور اگلے روز مغرب کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی ... الدین صاحب مقابلہ کے لئے طیار کئے گئے اور انہون نے نہایت مدلل طور سے اعتراضات کے جواب دئے۔ مگر قلت وقت کی وجہ سے اپنے مضمون کو پورا نہ کر سکے دوسرے روز پھر مولوی محمد علیم صاحب کی تقریر کے لئے وقت دیا گیا جسمین انہون نے دل کھولکر اعتراضات کی بھرمار کی۔ جو ہم نے ڈیڑھ گھنٹے تک بڑی صبر اور استقلال سے سنی۔ اس کے اگلے روز ہمین اتنا ہی وقت جواب کے لئے دیا گیا۔ ہماری دوسری تقریر کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل ذکر ہین۔

(۱) مولوی محمد عظیم صاحب بہت دیر کر کے آئے چنانچہ تقریر آٹھ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع کی گئی۔

(۲) سامعین پہلے کی نسبت کم آئے اور سنا گیا ہے کہ بعض لوگون نے کوشش کی کہ وہ مرزائیون کی تقریر سننے کے لئے نہ جاوین۔

(۳) بابو عبد القادر صاحب کی درخواست پر مولوی محمد عظیم صاحب کو کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی۔ جو بعد مین ایک بڑی بھاری غلطی ثابت ہوئی کیونکہ اثنائے تقریر مین مولوی صاحب نے بولنا شروع کر دیا کبھی کہین کہ حوالہ دو۔ اور کبھی کہین کہ آیات غلط پڑھتے ہین اور علاوہ اس کے اپنی حرکات یعنے ہنسنے اور منہ بنانے سے لوگون مین اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی باوجود ہماری شکائت اور بابو عبد القادر صاحب اور بعض دیگر اصحاب کے سمجھانے کے مولوی صاحب اپنی حرکات سے باز نہ آئے اور بڑی مشکل سے تقریر ختم کی گئی بلکہ بعض لوگ اس بے لطفی اور فساد کے اندیشہ کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

تقریر کے ختم ہونے پر اعلان کر دیا گیا کہ آئندہ بحث بند۔ مگر طرفین اپنی اپنی جگہ پر سلسلہ اگر چاہین تو جاری رکھین۔

مولوی محمد عظیم صاحب کی طرز تقریر مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سی ہے اور ان کے اعتراضات بھی اسی قسم کے ہین جن کا جزو اعظم یہ ہے کہ لوگون مین اشتعال پیدا کر کے فساد برپا کر دیا جاوے۔ چنانچہ بعد مین جو انہون نے مسجد مین اور بعض لوگون کے مکان پر جہان وہ ضیافت کھانے کے لئے گئے۔ تقریرین کین۔ ان مین بڑے زور شور سے ہماری طرف سے نفرت دلائی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج اور کافر ہین اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہین۔ آئندہ اس کا نتیجہ کیا ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر سردست یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بابو عبد العزیز خان صاحب جو پنجاب بنک مین ملازم ہین۔ سلسلہ احمدیہ مین داخل ہو گئے ہین اور انہون نے بیعت کا خط لکھدیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور استقلال اور استقامت عطا فرمائے علاوہ ان کے تین چار اور احباب ہین جو سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہونے کے لئے آمادہ ہین۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی بیعت کے خطوط لکھ دین گے۔

سنا گیا ہے کہ مولوی محمد عظیم صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ جہان جہان جناب خواجہ صاحب کے لکچر ہوئے ہین وہ وہان پہونچکر ان کے اثر کو لوگون کے دلون سے دور کرنیکی کوشش کرین گے اور بعض دوسری جگہون پر جا کر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی مشن کے خلاف وعظ کہین گے یہان سے وہ غالباً بود یا نہ جائین گے۔ اس لئے بہتر تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسری انجمنون کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے۔ کہ ان کے اعتراض کس قسم کے ہین یا پبلک کو بھی معلوم ہو جاوے کہ ان مین کہان تک تحقیق حق کی بو آتی ہے۔ مگر اخبار مین اس قدر گنجائش نہین کسی دوسرے موقعہ پر انشاء اللہ دیکھا جاویگا۔

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ شملہ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء

زمانہ حال کے علماء اسلام کے مشن

فیروزپور مین انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے بعد معاندین سلسلہ حقہ کے آمد و رفت کا اور شور سا اس جماعت کے برخلاف سرتوڑ کوششین اس قدر ومدسے کی گئین کہ الامان الحفیظ چارون کوٹ کے ملانے یکے بعد دیگرے محض اس غرض کیواسطے فیروزپور مین بلوائے گئے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف لوگون کو جوش دلائین اور اس سلسلہ مین خلاف واقعہ تہمتین اور جھوٹ موٹ کی باتین اس مقدس انسان کے ذمہ منسوب کر اپنے مشن کو پورا کرتے رہین پچھلے دنون ایک مولوی محمد عظیم نامی لاہوری خوب دل کھول کر جابجا کوچہ بکوچہ گالیان دیتے رہے کہ اپنی اخلاق کا ثبوت دیکر اور ناحق گوئی کا جبہ پہن کر ابھی فیروزپور کی گلیون سے مشکل سے نکلے ہی تھے کہ پرسون ان کے مرشد جماعت علی شاہ معہ کسی بدگو ذٹلی اور کثیر جماعت کے اپنے ہم وطن شیخ رکن الدین صاحب سب جج کے مکان پر حج کو جلتے ہوئے یہی ثواب حاصل کرنے کو فروکش ہوئے اور کل کاون انجمن اسلامیہ فیروزپور کے کارکنان کی تحریک سے ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (خدا کی بے شمار برکتین ہون اس مزکی انسان پر) کی مشن کے برخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کو (ر خاک بدہنش) گالیان دینے کے لئے وقف کیا گیا۔

خیر اس اتوار ۱۹ ستمبر کو اس جماعت علی شاہ اور ذٹلی سے نے (خدا ان سے سمجھے) وہ برے الفاظ احمدیون کی جماعت کو رنج پہنچانے کے واسطے سنائے۔ کہ جسے ایک رذیل ترین انسان نے بھی سنکر لعنت اللہ علے الکاذبین کا خطاب دیا۔ تعلیم یافتہ پارٹی نے سخت اظہار ناراضگی کیا۔ اور دوران تبرا مین ایک صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میرے بعض دوستون کا خیال میری نسبت احمدی ہونے کا ہے مگر مین دراصل احمدی نہین ہون۔ لیکن مین مرزا کو برا بھی نہین کہتا اور کہ اس طرح کہنا شرافت مین نہین ہے بس اس پر ہر دو نے خوب سنائین اور کہا کہ جو انہین (مرزا صاحب کو) برا نہین کہتا وہ مردود ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

پھر اس نے کہا کہ مین چیلنج دیتا ہون کہ اگر کوئی احمدی ہے۔ تو مین اسے جناب مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) دوزخ مین موجود کھلا سکتا ہون .... اس کی تہ مین صرف مذکورہ گالی دیکر احمدیون کے دلون کو رنج پہونچانا مقصود تھا۔ ورنہ ہر ایک سلیم طبع کا

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ نہم

(سورۂ اعراف)

(مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱)

اولوکنا کارھین ۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان جبر و زور سے کبھی نہیں آتا۔

الّاان یشاء اللہ ۔ یہ ادب ہے کہ مشیت الٰہی کو ہر حال مقدم رکھا ہے ۔ ایک مولوی نے حضرت صاحب کو لکھ بھیجا کہ ہم تمہارا مذہب کسی صورت میں نہ مانیں گے ۔ خواہ تم کیا نشان دکھاؤ آپ نے فرمایا ۔ شعیب کا قول ہی یاد کر لیتا۔

مورخہ ۲۱ ۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

حتّی عفوا ۔ بڑھ گئے ۔ آسودگی کے ساتھ تکبر ۔ ظلم ۔ تحقیر ۔ پانچ گناہ آجاتے ہیں

اتقوا ۔ مجرموں کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر گناہوں سے اجتناب کرتے ۔

برکت من السماء ۔ الہامات ۔ الہام کے صدق کا ایک یہ نشان بھی ہے ۔ کہ اس کے ساتھ پہرہ ہوتا ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا ۔

افامن ۔ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا غفور رحیم ہے ۔ یہ نہیں جانتے کہ وہ شدید العقاب بھی ہے،

وہم نائمون ۔ ایک سانپ ہے جو سوئے ہوئے آدمی کو ڈستا ہے پاس جو ہتھیار ہوا کر ہٹا لیتا ہے ۔

وہم یلعبون ۔ پس عذاب الٰہی ایسے ہی لوگوں پر آتا ہے ۔ استغفار کرنے والے ڈرنے والے کو کوئی خطر نہیں ۔

مکر اللہ ۔ تدابیر الٰہی ۔

مورخہ ۲۲ ۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

الارض ۔ کسی زمین کے ۔

اھلہا ۔ ان زمینوں کے مالکوں کے بعد ۔

اولم یھد ۔ زمین کے وارث ہونیوالوں کو ہدایت آنی چاہیئے کہ جن کی زمین ہم نے لی ہے آخر وہ کسی گناہ ہی میں پکڑے گئے ہیں اور ذلیل ہوئے ہیں اغلب ہے کہ ہم بھی ایسے گناہوں کی سزا میں ذلیل ہوں ۔ پس نیکیاں کریں ۔

ونطبع علی قلوبھم ۔ بلکہ گناہوں کی سزا میں یہاں تک نوبت پہنچے کہ دلوں پر مہر لگ جائے اور پھر کبھی حق بات سننے کے قابل نہ رہو ۔ آخر میں ہلاک ہو جاؤ ۔

کذالک یطبع ۔ نطبع علی قلوبھم کی تفسیر فرمائی ہے ۔

ثم بعثنا ۔ قریب کا تاریخی واقعہ بیان کرتا ہے ۔

انی رسول ۔ تو تو صرف مصر کا بادشاہ ہے میں تمام عالموں کے بادشاہ بلکہ رب کا فرستادہ ہوں

مورخہ ۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

بیضاء ۔ بے عیب ۔ جیسے فرمایا ۔ الذین ابیضت وجوھم ۔

تلقف ۔ تباہ کر دے گا ۔

جو لوگ علم النفس ۔ علم توجہ ۔ مسمریزم ۔ ہپناٹزم وغیرہ جانتے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ موسیٰ اور ان لوگوں نے توجہ خاص سے عصا اور رسیوں کی شکل سانپ کی دکھائی ۔ موسیٰ کی قوت بڑھ کر تھی ۔ اس لئے وہ جیت گیا ۔ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ گولیاں آگ پر رکھنے سے سانپ کی شکل بن جاتی ہیں ۔ اور سونٹا مارنے سے کچھ بھی نہیں رہتا ۔ بعض لوگ اسے استعارہ کے رنگ میں پیشگوئی سمجھتے ہیں ۔

میں ایمانی رنگ میں تو بڑھیوں کے ایمان کی طرح بلا دلیل مان لیتا ہوں ۔ مگر خصم کے مقابلہ میں قول موجہ کی ضرورت ہے ۔ قرآن نے حضرت نبی کریم کو حضرت موسیٰ کا مثیل (انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ۔ وشھد شاھد من بنی اسرائیل) فرمایا ہے ۔

پس عصا کے سانپ بن جانے کے بار بار ذکر میں حکمت ہے ۔

ان الاسلام لیأرز الی المدینۃ ۔ کما تأرز الحیۃ الی جحرہا ۔

یہ اسلام مدینہ طیبہ میں اس طرح جمع ہوگا ۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں ۔ پھر مدینہ کے لئے فرمایا ہے ۔

مجھے ایک شہر دکھلایا گیا ۔ تاکل القریٰ ۔ ایک طرف اسلام کو دشمن کے ہلاک کرنے کے لئے سانپ فرمایا ہے ۔ دوسری طرف مدینہ کو سانپ کی جگہ ۔ پھر ساحر کے ساتھ علیم کا لفظ موسیٰ کے لئے آیا ہے ۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ساحر کہا گیا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساحر کی علیم سے تفسیر فرمائی ہے ۔ حدیث میں آیا ہے ۔ الساحر ۔ الماہر ۔ النجم کلما دق ولطفت ماخذہ ۔ جس کا لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اسے ساحر کہدیتے ہیں موسیٰ نے جو کچھ پیش کیا ۔ ۔ ۔ ۔ وہ بے عیب تھا ۔ پس مخالفین نے جو کچھ پیش کیا اس کے سامنے وہ کچھ بھی نہ تھا ۔ تلقف مایافکون ۔

قال القوا ۔ انبیاء پہلے حملہ نہیں کرتے ۔

اما ان تلقی ۔ یہ ساحروں کا ادب ہے جس نے انہیں مؤمن بنایا ۔ حضرت صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے ۔ الطریقۃ کلہا ادب ۔

دوسرا نکتہ صوفیاء نے یہ لکھا ہے کہ مومن و کافر میں کیا فرق ہے ۔ ایک وقت ایسی کمزوری کہ فتحیاب ہو کر پھر بھی مزدوری کے طالب ہیں ۔ انعام بھی نہیں کہا ۔ دوسرے وقت یہ حالت کہ اسی فرعون کو ڈانٹ دیا اور اس کی کچھ حقیقت نہ سمجھی ۔ اسکی وجہ یہ

کی کچھ بھی پروا نہ کی بلکہ مال چھوڑ کر جان کی بھی پروا نہ رہی۔

مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹ء

(رکوع نمبر ۵)

الهتك۔ یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسیٰ اسے موقوف کر سکتا ہے۔ جو قومیں رب العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسی ہی ماری جاتی ہے۔

بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے۔ تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔

بُت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بُتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ان سے بھی بدتر وہ ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ فلاں فلاں فلاسفر کا یہ قول ہے حالانکہ فلاسفروں کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوتا۔ میں نے ایک فلاسفر کا قول پڑھا ہے کہ وہ اپنے تئیں خدا سے اعلیٰ سمجھتا۔ وہ کہتا ۔۔۔ کہ گلاب کی جڑ سے گلاب کا پھول جو اس کا نتیجہ ہے اچھا ہے۔

استعینوا۔ اللہ کی توجہ۔ عنایت۔ اعانت چاہو۔

واصبروا۔ استقلال سے کام کرو۔

قالوا۔ وہ جو سفلی خیالات کے تھے۔

فینظر کیف تعملون۔ ایک جگہ مسلمانوں کو بھی فرماتا ہے کہ تم کو بھی ہم دنیا میں بادشاہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے۔ تم کیا عملدرآمد کرتے ہو۔ فننظر کیف تعملون

مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹ء

(رکوع نمبر ۶)

میں نے بارہا سنا ہے کہ مجرموں کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے میں بیلی کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دیکھی اس نے کہا کہ یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہیے تھی۔ آپ نے سزا بڑھا دی وجہ یہ بتائی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا۔ تو پکڑا کیوں جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیرا۔

ولقد اخذنا۔ فرعون کی گرفتاری کا وقت آگیا۔

بالسنین۔ معلوم ہوا کہ قحط سالی ورگی بیماری اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ خدا کی تہدیدوں سے لوگ ایسے غافل ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ امریکہ میں ایسی کل نکلی ہے جس سے درخت چلتے آتے ہیں۔ پتھر بولتے ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ مگر انبیاء کی نسبت ایسی بات سُن کر صاف انکار کر دیتے ہیں۔

یطیروا بموسیٰ۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہود نے کہا ھذا تانا۔ غلت سعارنا۔ وعمت امطارنا۔

طائر۔ خط۔ حصہ۔

لتسحرنا۔ دھوکہ دیتے ہیں۔

الطوفان۔ بہت سیلاب پانی کا۔

نوح کے قصہ میں آتا ہے۔ فاخذھم الطوفان وھم ظالمون۔ طوفان موتا و طاعون کو بھی کہتے ہیں۔

الجراد۔ جرد کہتے ہیں چھیل دینے کو۔

القمل۔ گھن۔ سرسُری۔ ٹڈی دل کے چھوٹے بچے۔ چیچڑی

الدم۔ نکسیر کا مرض۔ بعض کہتے ہیں۔ پانی گندہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ بحر احمر مشہور ہے۔

بما۔ اس منتر کے ساتھ جو اس نے تجھے سکھایا۔

فاتوا علے قوم۔ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھتے۔ تو ستر بار استغفار فرماتے۔ موسیٰ کی قوم کی درخواست بھی۔ دوسری قوم میں میل و جول کی وجہ سے تھی۔ انگریزوں کی قوم اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہے وہ ہندوستان میں آئے مگر ہندوستانیوں سے بہت کم میل و جول رکھتے ہیں۔ اس طرح قومی خصائص جاتی رہتی ہیں۔

فضلکم۔ پھر کس قدر بیوقوفی ہے کہ افضل مفضول کی پرستش کرے۔

یستحیون نساءکم۔ مکہ کے بے ایمان فرعون سے بڑھ کر تھے کہ انہوں نے عورتوں کو بھی قتل کیا۔

مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۷)

اربعین لیلۃً۔ چالیس کے عدد سے انسان کو ایک خاص مناسبت ہے کہ نطفہ چالیس دن میں صورت انسان اختیار کرتا ہے۔ ۴۰ دن کے بعد اس کی ماں تندرست ہوتی ہے چالیس سال پر آدمی کے تمام قویٰ کمال کو پہنچتے ہیں۔ خدا نے موسیٰ سے فرمایا۔ روحانی برکات کے حصول کے لئے تیس دن ہماری طرف تبتل تام کرو۔ اور اگر دس دن اور رہو۔ تو یہ زیادہ اکمل ہے۔

اخلفنی فی قومی۔ ثابت ہوا کہ جب کوئی بڑا آدمی قوم کا لیڈر مرکز سے جدا ہو تو اپنا ایک خلیفہ مقرر کر کے جائے۔

جعلہ دکا۔ صوفیا نے اس مقام پر بحث کی ہے وہ کہتے ہیں پہاڑ تو اب بھی برقرار ہے بس وہاں دیدار الٰہی ہوا۔ علماء کہتے ہیں کہ وہ ایک تجلی ربانی کو نہ برداشت کر سکا اس لئے جب استقر مکانہ پورا نہ ہوا۔ تو لن ترانی کیوں کر پورا ہوتا۔

وکن من الشاکرین۔ قدر کرنے والوں میں سے ہو یعنی اس پر عمل کرو۔

ساصرف عن آیاتی۔ یہ تکبر کی سزا ہے۔

ولقاء الآخرۃ۔ یہ ضروری نہیں کہ منہ سے تکذیب آخرت کی جائے بلکہ کئی ہیں۔ جو اپنے اعمال سے ثابت کرتے ہیں کہ گویا مرنا ہی نہیں۔

مورخہ ۳۱۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۸)

بچہ میں طمع حُبِّ غیر اللہ غضب شہوت پہلے۔ جاتی ہے اور قوت ممیزہ انبیاء کی

تعلیم بعد مین ۔ یہ انسان کے لئے بڑی مشکل ہے ۔ پھر رسم و عادت و صحبت کا اثر ہو اس لئے خدا کی بات سمجھنے کے لئے فضل الٰہی درکار ہے ۔ اور بڑے مجاہدہ کی ضرورت فرعون جس کا تاج ہی گئو کا ہی تھا اس کی قوم کے بد اثر سے بنی اسرائیل بھی نہ بچے اسی لئے انہین گاؤ پرستی کا خیال رہا ۔

حلیّہم ۔ خود اپنے زیورون سے ۔

لَہٗ خوار ۔ آجکل کی صناعی کے لحاظ سے یہ قابل تعجب امر نہین ۔

لا یکلمہم ۔ برہمو ۔ نیچری ۔ فلاسفرانہ طبیعت کے لوگ بلکہ عامہ علماء غور کرین یہان معبودیت کی تردید اسی دلیل سے کی ہے ۔ کہ لا یکلمہم ۔ پس وہ خدا کیون کر معبود ہو ۔ جو کلام نہین کرتا ۔

لا یھدیہم سبیلا ۔ کلام کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ کوئی عمدہ راہ دکھلائے ۔

سقط فی ایدیہم ۔ اس کے معنے ہین ۔ "ندامت ہوئی"

غضبان اسفاً ۔ دیکھا انبیاء علیہم السلام شرک سے کیسے بیزار ہوتے ہین ۔ یہ لوگ اصول کی طرف پہلے توجہ کرتے ہین ۔ ٹمپرنس سوسائٹیان ۔ ہمدردی حیوانات کی سوسائٹیان اسی لئے کامیاب نہین ہوتین کہ فروع کی طرف توجہ کرتی ہے ۔

اعجلتم امر ربکم ۔ حضرت موسےٰ نے اپنے جلنے کا دن نہ گنا تھا اس لئے قوم کو سامری نے دھوکہ دیا کہ وہ وعدہ مقررہ پر نہین آئے ۔ خدا بچھڑے مین آگیا ۔

القی ۔ رکھ دین ۔

ابن امّ ۔ ماں مین ایک خاص قسم کی محبت ہوتی ہے ۔ پیار کے لئے اسکی طرف منسوب کیا ۔

قال رب اغفرلی ۔ انبیاء قدم قدم پر دعا کرتے ہین ۔ اس زمانہ کے لوگون کی طرح غافل نہین ہوتے ۔

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

اس رکوع مین دو باتین ہین کہ انسان ذلیل کس طرح ہوتا ہے اور مظفر و منصور کس طرح کوئی انسان فطرتاً ذلت کو نہین چاہتا اور عزت کو ہر حال چاہتا ہے ۔ ذلت کے وجوہ بیان کئے ہین ۔ فرمایا ۔ ان الذین اتخذوا العجل ۔

ذلت کی جڑ شرک و افترا ہے اور اس سے بچنے کا اصل رجوع الی اللہ بذریعہ ایمان و استغفار ہے ۔

واختار موسیٰ ۔ اس پر موسیٰ کی قوم نے کہا ہم کس طرح یقین کرین یہ باتین خدا نے کہی ہین ۔ آپ نے ۷۰ آدمیون کو منتخب کیا ۔

اخذتہم الرجفۃ ۔ وہ آتش فشان پہاڑ تھا ۔ زلزلہ آیا ۔ توجہ الی اللہ کے لئے تھا وہ ڈرے اور کہا کہ ہم بلکہ ہماری اولاد خدا کی آواز کبھی نہین سننا چاہتے اسی بے ادبی کا نتیجہ تھا کہ موسےٰ ایسا پیغمبر پھر ان مین سے پیدا نہ ہوا ۔ بلکہ ان کو بھائیون مین پیدا ہونے کی بشارت ملی ۔

فتنتک ۔ بھلے کو برے سے الگ کرنا ۔

فسا کتبھا ۔ اب یہ انعام کسی اور قوم کو ملیگا ۔

یؤتون الزکوٰۃ ۔ سچی پاکیزگی اپنے نفس کو مزکیّٰ و مطہر کر دینا ۔

(۱) انجیل ۔ ایک اعمال ۳ باب ۲۱ ۔ ۲۲ آیت مین ۔ متی ۱۳ باب ۱۳ آیت یوحنا ۱ باب ۲۲ آیت ۔

یامرہم بالمعروف ۔ ایک پہچان پیشگوئی سے ہوتی ہے ۔ دوسری تعلیم سے چنانچہ اس کے اصول بیان فرمائے ۔

اصرہم ۔ بڑے عظیم الشان معاہدے کی خلاف ورزی سے جو عذاب آتا ہے ۔ وہ نبی کریم کی متابعت سے ٹل گیا ۔

۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

وکلمتہ ۔ اب تو قرآن کو ہر قسم کے لئے رکھا ہے ۔ یا عمل حُبّ و بغض و حصول رزق کے لئے افسوس جو قرآن حب لغیر اللہ کو چھوڑ و اکر الحب للہ کے لئے آیا اس سے یہ امید رکھی جاوے ۔

ایک دفعہ ایک شخص نے جو میرا پیر بھائی تھا ۔ مجھے ایک عمل لکھ بھیجا کہ اسے پڑھنے سے ڈیڑھ سو روپیہ آمدنی ہو جائے گی ۔ جو مین نے کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ عرض حال پر اس نے مجھے لکھا ۔ ؎

بمطلب کے رسد جویائے کام آہستہ آہستہ ٭ ز دریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اس کے بعد جب مین نے وہ عمل کیا اور اپنی اوسط آمدنی کی نکالی تو سچ مچ ڈیڑھ سو نکلی ۔ مگر معاً میرے دل مین آیا یہ اس عمل کا نتیجہ ہے یا طبابت کا ۔ اس بات کو صاف کرنے کے لئے مین نے ارادہ کیا کہ پہلے صرف طبابت کرتا ہون ۔ پھر دوسرے مہینے طبابت چھوڑ کر صرف یہ عمل کرونگا ۔ پھر دیکھون گا کیا نتیجہ ہوتا ہے ۔ اللہ کا خاص فضل ہے اس نے میری ہدایت کا سامان بہم پہنچایا ۔ اس مہینے مجھے طبابت سے ۱۲۰۰ روپیہ کی آمد ہوئی ۔ اس عمل کو مین نے اپنے خسارے کا موجب جانا اس لئے چھوڑ دیا ۔ کچھ مدت بعد وہی عمل بتانے والا آیا جس نے آخر مجھ سے استدعا کی ۔ کہ مہاراج کے پاس مجھے ساٹھ روپے کا دعاگو ہی بنوا دو ۔ حتے کہ پندرہ روپے راضی ہو گیا ۔ جس سے صاف کھل گیا کہ یہ فرقہ کیسا ذلیل ہے اور یہ راہ منعم علیہم کی نہین ۔

من طیبٰت ما رزقنٰکم ۔ سلطنت سے جو مال ملتا ہے ۔ غنیمت کا مال بڑا طیب ہوتا ہے

حطۃ ۔ استغفار جس کا نتیجہ نغفر لکم خطیئٰتکم ہے ۔

سُجداً ۔ فرمانبرداری جس کا نتیجہ سنزید المحسنین ہوگا ۔

من السماء ۔ اٹل ۔

مورخہ ۶ ستمبر سنہ ۹ء

(رکوع ۱۱)

یہودیون عیسائیون کی باتین مسلمانون کی نصیحت کے لئے ہین ۔

عن القریۃ ۔ (۱) یاردن کے کنارے یروشلم (۲) دوسرے معنے یہ کہ لوگون کے اجتماع سے جو فرعون کے غرق ہونے وقت تھے ۔

فی السبت۔ سبت کے معنے آرام کے بھی ہیں۔ جس کو ذرا آرام ملا۔ حد سے گزرنا شروع کر دیا۔

نفس ہر کس کمتر از فرعون نیست ۔ لیکن او را عون مارا عون است

دوسرے معنے سبت کے ہفتے کے ہیں۔ یہود کو اس دن شکار کی ممانعت تھی جیسے مسلمانوں کو جمعہ ہے۔

نبلوہم۔ مخلصوں اور شریروں کا اظہار کرنے

نسوا۔ چھوڑ دیا انہوں نے۔

مورخہ ۸۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱-۱۲)

واشھدہم۔ ہر ایک لڑکے کو جب ہوش آتا ہے تو وہ اپنے آپ پر گواہ ہوتا ہے کہ میں اپنا رب نہیں ہوں۔ بلکہ ایک اور مدبر بالا را دہ ہستی ہے۔

میں تو اپنے آپ سے یہ سوال کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ میرا رب وہی ہے جو رب العالمین ہے۔ ایک شخص نے کیا ہی عمدہ دلیل دی ہے۔ البعرۃ تدل علی البعیر۔ واثر القدم علی السیر۔ اما تقول ان الارض والسموات تدل علی العلیم القدیر۔

اتینہ اٰیتنا۔ کچھ کتاب دی۔

فانسلخ منہا۔ اسپر عمل نہ کیا۔ الگ ہو گیا۔

لرفعنہ بھا۔ اس کو بہت ترقی دیتے۔ در سلخ عشق جز این نکشند۔

مسلخ کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں جانوروں کی کھال اتاری جائے۔

تحمل علیہ۔ وہتکارنے کا پتھر اٹھاؤ۔

او تترکہ یلھث۔ یعنی ہر دو حال بے آرام ہے۔

وللہ الاسماء الحسنیٰ۔ جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اسی کے مقابل خدا کا نام لے دعا کرے۔

مورخہ ۱۱۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

فی ملکوت السموات۔ غور کریں کیا کوئی آسمانی بادشاہت۔ کلام الٰہی کے نزول کا مدعی اس سے پہلے تھا پھر تم اگلی آسمانی کتب سے موازنہ کر لو کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے یا نہیں۔

والارض۔ پھر زمین والے گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ میرا کیریکٹر کیسا ہے اور میرے پیرو کیسے ہیں۔

وان عسیٰ ان یکون قد اقترب اجلہم۔ آسمان میں ایک وقت خاموشی ہوتی ہے دوسرے وقت بجلی کا کوندنا۔ بادل کا گرجنا اسی طرح زمین کا حال ہے۔ ایک وقت سیلاب۔ دوسرے وقت مطلع صاف۔ پس یہ الہاموں کا زور۔ یہ مذہبوں کے آپس میں مباحثے ضرور ایک مفید نتیجہ رکھتے ہیں۔ یہ جھگڑے خود گواہ ہیں اس بات کے کہ دنیا میں امن عامہ آنے والا ہے۔

من یضلل۔ یہ نتیجہ انسان کی اپنی اختیار کردہ ضلالت کا۔ دو خط جب زاویہ پیدا کرینگے تو جوں جوں بڑھیں گے۔ فاصلہ ہی بڑھتا جاویگا۔

عن الساعۃ۔ تیری کامیابی اور دشمنوں کی تباہی کا وقت۔

ثقلت فی السموات والارض۔ کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کی

تمام قوم اور تمام ملک سب کے سب مسلمان ہو گئے ہوں اس واسطے یہ عظیم بات ہے۔

ان انا الا نذیر وبشیر۔ ہاں یہ بات کہ حق کے دشمنوں کے لئے ڈرانیوالا ہوں۔

مورخہ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

شرک بری بلا ہے اس سے قوموں میں تفرقہ پڑتا ہے۔ مشرک کبھی سچے علوم کا وارث نہیں ہوتا یہ سورۃ اب ختم ہوتی ہے۔ اس لئے اخیر میں پھر رسالتمآب کی تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا ہے جو توحید ہے۔

من نفس واحدۃ۔ ہر ایک شخص ایک آدمی کا نطفہ ہوتا ہے۔

منہا۔ اسی کی قسم کا۔ یہ ظاہر ہے آدم زاد کے حیوانات سے نکاح نہیں ہوتے۔ گدھی۔ بکری۔ لومڑی سے اولاد نہیں لے سکتے۔

لیسکن الیہا۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔

عورت ذات بوجہ اپنی کم علمی۔ ناتجربہ کاری کے بہت ہی قابل رحم و قابل مہربانی ہے جن کے گھر میں آرام ہو اور بیوی ہو وہ بہت آرام پاتے ہیں۔ شہوت کے بد استعمال میں کم گرفتار ہوتے ہیں۔

جعلا لہ شرکاء۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن کا یہ حال ہے۔

لا یستطیعون لہم نصرا۔ وہ ان مشرکان عرب کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے۔

ولا انفسہم۔ ان کی اپنی ہی خیر نہیں چنانچہ سب توڑے گئے۔ قطب شمالی یا جنوبی کی دریافت کوئی بڑا کام نہیں۔ کام تو یہ بے نظیر ہے کہ آپ نے تمام عرب میں وحدت و یکجہتی کی روح پھونک دی۔ اور انہیں حیوان سے با اخلاق باخدا انسان بنا دیا۔ کوئی ہے؟ جو اسکی نظیر دکھائے۔

ثم کیدون۔ مجھ سے سب ملکر جنگ کرو اور مہلت بھی نہ دو۔ یہ جرأت راستباز نبی کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتی۔

وھو یتولی الصالحین۔ خدا کی تولی کی علامت یہ ہے کہ انسان دن بدن ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے۔

فاتحین۔ مورخ۔ سائنس دان سب قرآن کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور مسلمان خفتہ۔

لعلکم ترحمون۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں مومن مخاطب نہیں۔ مگر لوگ ہیں کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا جھگڑا لے بیٹھتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ یہاں مومن مخاطب نہیں۔ پھر دور کی صف میں کھڑا ہوا تو سن ہی نہیں سکتا۔ پھر ظہر و عصر کی نمازوں میں تو جہری قرأت نہیں ہوتی۔ پس خلف الامام الحمد پڑھنے سے کیوں منع کرتے ہیں۔

ولہ یسجدون۔ اللہ کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔

یہاں سورہ اعراف کے نوٹ ختم ہوئے

ثم الحمد للہ

انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹ بک رہا ہے اسپر ہمارے دوست محبی شیخ احمد اللہ صاحب نے چیلنج کا جواب دیا تو اس نے شور مچا کر اوٹ پٹانگ شرطا ایک ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر کو درخواست وغیرہ وغیرہ سُنا دیا۔ جس سے سب کو معلوم ہوا کہ بکواس ہے۔ یہ جلسہ اُن دشمنان حق نے اس طرح اور اس طریق پر ختم کیا۔ کہ سینکڑوں نیک دل انسان پیر صاحب کو صلواتین سناتے ہوئے گھروں کو چلے گئے۔ تعلیم یافتہ گروہ میں ان دونوں کی کارروائی نہائت نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھی گئی ہے اور جس سے پوچھو دونوں کو گالیاں اور لعنتیں سناتا ہے چنانچہ مین نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ انجمن اسلامیہ فیروزپور کے "ینگ مینز محمڈن ایسوسی ایشن" نے اظہار ناراضگی کا جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ یہ جماعت جماعت علی شاہ اور اس کے ساتھی کی اس کارروائی سے سخت ناراض ہے اور یہ کہ احمدی افراد کو بذریعہ دعوتی خطوط کے طلب کر کے اظہار معافی کیا جاوے خیر! الحمد للہ کہ اس ساری کارروائی میں ہم اپنی ہی فتح دیکھتے ہیں۔ اہانت کرنے والے کی اہانت ہوتی ہوئی دیکھ کر ازدیاد ایمان ہے اور دوسرے یہ کہ ان لوگوں کو یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے فضلا کس پایہ کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک غیر احمدی مگر نیک دل انسان کا اس ساری کہانی کے متعلق ایک جملہ مشتے نمونہ از خروارے لکھ دینا کافی ہوگا۔ "کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو اپنی پیری کے زعم میں شاید یہ رنج ہوگا۔ کہ اس کے بہت سے مرید مرزا صاحب کی بیعت ہو گئے ہوں گے۔ ورنہ مسلم عالم کیا جو صوفی اور حاجی وغیرہ وغیرہ ہو اتنا رنج کہ اس قدر بدگوئی"

علماء اسلام کا نبیاء بنی اسرائیل کے مصداق کیا ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ مجدد اور اسلام کے حامی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ فیروزپور میں تو اس نمونہ اسلام کو مدتوں یاد کرکے محبت علیشاہ صاحب کی رُوح کو اس کا ثواب پہونچاتے رہیں گے۔

خدایا! تو ہماری قوم کے ایسے علماء کے دل کھولدے کہ حق و باطل کی تمیز کر سکیں۔ آمین ثم آمین - احمدی فیروزپور

ترانۂ توحید

(از منشی غلام مرتضیٰ خان فائز ہمبڑاں لودیانہ)

یادِ ایام کہ اسلام تھا کانِ توحید
اب تو ڈھونڈھے نہیں ملتا ہے نشانِ توحید

سگ[1] و خنزیر کو کہتا ہو وہ زندیق خدا
ایسے صوفی جو لگاتا ہے دکانِ توحید

مولوی جو کہ بجز حاملِ[2] اسفار نہیں
آج اسکا تو الف کہا ہے بیانِ توحید

خالق الطیر[3] کہے ماحیِ اموات کہے
اک نبی کو تو نہ اسمیں ہو زبانِ توحید

یون چلاؤ کر کرامت کا کہین تو اکثر
پھولتی دیکھی رگِ زمزمہ خوانِ توحید

جائے امید ہو خال۔ یہ بجا کہتے ہیں
ہمکو یوں تھا موحدوں[4] پہ گمانِ توحید

وہ تو[5] دجال کو بھی کہتے ہیں جھوٹی کٹر
کی عطا جسنے دلِ کفر و زبانِ توحید

بلکہ کوسِ لمن الملک بجانیوالا
جسکے ہاتھوں متزلزل ہو مکانِ توحید

خالق و مالک و ہم رازق و محیی و ممیت
شہسوارے کہ بدستِ ادعانِ توحید

بدتر از شرک[6] ہے یہ مسئلہ غصبِ صفات
تیرِ تفویض ہو ورنہ بہ نشانِ توحید

اسپہ[7] ہیں نعرۂ عشاق یہ جہاں گیں منتین
کچھ تو انصاف کریں مدعیانِ توحید

یہ کہتا ہے کہ ہیں تثلیثِ مقدس کے راز
یا عیاں ہوتے ہیں اسرارِ نہانِ توحید

قادیان میں تمہیں پیجائیں گی فائز ابکے
دیکھنی تم کو جو مطلوب ہے شانِ توحید

[1] ویدانتی صوفی کی ہمہ اوست کی طرف اشارہ ہے۔
[2] الذین حملوا التوراة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفاراً
[3] حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی نسبت آجکل کے برائے نام مسلمانوں کے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے۔
[4] موحدوں سے مراد فرقہ غیر مقلدین ہے جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں۔ [5] یہ اس چھوٹی سرکار کے برکت انعام کی طرف اشارہ ہے جس کے طفیل قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترنے پاتا۔ [6] ثنوی لوگوں کا مسئلہ اہرمن ویزدان کفر صریح ہے ایسا ہی عیسائیوں کا مسئلہ اقانیم ثلثہ ہے باقی رہے مشرک سو دنیا کے پردہ پر جتنی مشرک قومیں آباد ہیں ان کا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے ہاں تقرب پاکران کے ولی۔ شہید۔ اوتار۔ پیغمبر اس مرتبہ پر فائز ہوئے۔ کہ صفاتِ خاصۂ الوہیت انکو لطور نشان تمیز و تفضیل عطا ہوئیں۔ مگر مدعیان توحید نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور جناب کبریائی میں ایک مدِ مقابل لا کھڑا کیا۔ یا کم از کم خدا کا چارج اُسے دلا دیا۔ غصب اور تفویض سے یہی مراد ہے۔
[7] من چلے موحد باوجود اس گندے گٹھڑ کے جس کو یہ اپنی بغل میں لئے ہوئے ہیں ایک عاشق کے نعرۂ مستانہ اور ندا و بزبان حال پر چڑتے ہیں۔ ہذا الشیٔ عجاب۔

(از ماسٹر عبد الرحیم نیر)

بھونچال اور طوفان

اس سے میری مراد وہ بھونچال یا طوفان نہیں جو آئے دن آریوں کی کرتوتوں سے سماج میں آرہے ہیں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے مسیح کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں کس طرح شدت سے زلزلے آرہے ہیں اور طوفانوں سے کس طرح صحن میں ندیاں چل رہی ہیں۔ عذاب الٰہی کا اژدہا کس طرح منہ کھولے زمینی لوگوں کو نگل رہا ہے نہ یورپ محفوظ ہے نہ ایشیا نہ جزیروں کے رہنے والے۔ روس اور ہالینڈ میں ہیضہ پھوٹا اور اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ تباہ شدہ شہر مسینا واقعہ سسلی اور ریجیو واقعہ اٹلی میں سخت زلزلہ آیا اس کے دوسرے ہی دن ایتھنز پایہ تخت یونان کو زلزلے کے دھکوں نے ترکوں کی ہیبت سے بھی زیادہ ہلا دیا۔ اسی پر بس نہیں تیسرے دن جنوبی فرانس کی بھی یہی قسمت ہوئی اور زلزلے نے شراب لنڈھاتے ہوئے عیسائیوں کو آدبوچا۔ زلازل کا ایک گروہ کافی نہیں سمجھا گیا۔ اسلئے مکسیکو کی طرح اب امریکہ میں بھی دریائے مسس سپی کا عظیم الشان طوفان ہے اور ملک شام میں تباہی کا خوفناک منظر دکھایا گیا۔ کاش کہ لوگ سمجھیں۔

آریہ سماج کا بیڑا پار

پرکاش نے مسافر آگرہ سے کسی مولوی عبدالسلام نام شخص کا ایک مضمون مخزیہ نقل کیا ہے یہ شخص کچھ عرصہ سے بقول مسافر و پرکاش مسافر آگرہ کے اڈیٹوریل سٹاف میں شامل ہے۔ ہمارے خیال میں یہ شخص بھی آریہ سماج کے دھرم پال کی طرح ہے جسے آریوں نے حسب عادت اپنی خوش قسمتی سے مولوی ظاہر کیا ہے۔ جو یقیناً بھونچال لائے گا۔ طوفان اٹھائیگا طوفان میں چٹان ڈالیگا۔ مکاشفات میں خفیہ راز ظاہر کرے گا اور آخر کار کسی خودکشی کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پھر ہمارے بہادر پرکاش کو کہنا پڑیگا۔ ہمارا شدہی کا محکمہ آتشک اور سوزاک کے نسخوں کی طرح ہوگیا ہے ...... اگر ایسے چند اور مسلمان مل جاویں تو بس آریہ سماج کا بیڑا پار ہے۔ بھولے پرکاش جلدی نہ کرو۔ ابھی بہرا نہیں۔

بیڑا پار ہوتے ہوتے رہگیا

جس عبدالسلام پر پرکاش اور مسافر بغلیں بجاتے تھے اس نے ۱۹۔ اگست کو مولوی علی احمد صاحب وکیل آگرہ کے مکان پر آکر زبانی اور تحریری توبہ کر لی۔ مبارک! باقیدارد

دار الامان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی ہے۔ اب آرام ہے۔

الحکم

کی نسبت اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے مرقوم ہے کہ ۷ ستمبر کے بعد آج ۲۸ ستمبر کو ہی پرچہ نکلا ہے جس میں اعلان کر دیا گیا ہے کہ آیندہ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب کے واپس آنے تک اخبار شائع نہ ہوگا۔ سُنا گیا ہے کہ شیخ صاحب جلد آنیوالے ہیں امید ہے کہ اب انتظام بہتر درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

چندہ مستورات

مسز اکمل کی تحریک کے مطابق مفصلہ ذیل بہنوں نے چندہ بھیجا ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر حسن علی ٹوبہ ٹیک سنگھ عہ/ ۴ صوم بنت منشی غلام محمد پھلوری عہ/ اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب عا/ اہلیہ واحد حسن خان صاحب جلال آباد - ۱۴/ - امید ہے کہ دوسری بہنیں بھی توجہ فرائینگی - تاکہ وہ تجویز عملی صورت اختیار کر سکے۔

رمضان المبارک میں ظہور المسیح بجائے ۶ کے ۳ پر ملیگی۔ درخواستیں بنام محمد نور الدین اجمل گوئیکی ضلع گجرات ہوں۔

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری ۱۲/

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری ست دیو پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بھی کم ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ ہے اور مجلد کی قیمت ۸/ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر برہمو پرچارک نرد پنجاب براہمو سماج لاہور

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مختلف ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوائی ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارات فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح۔ دافع بواسیر۔ جذام واستسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ منفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو۔ خیر تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کریں قیمت فی تولہ ۸/ دو تولہ ۱/۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر

نادر موقعہ ۱/

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہمنے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ قیمت فی تولہ ۳/ و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل ۸/ و دیگر ہر قسم کے دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں

راقم خاکسار فدوی برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل ضلع گجرات

نصف قیمت ۵/۱۲ اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بجد مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلوں کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ ہجری سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لی جاویگی پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہیں۔

(حمائل شریف نمبر ۱) نہایت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۴/ سفید کاغذ ۸/ رعایتی ۴/ (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد قیمت اصلی ۲/ رعایتی ۱/ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی ۱/ رعایتی ۸/۔

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ القرآن

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش میں پریشان ہو جاتے ہیں کہ فلاں آیۃ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ میں واقع ہے اور گھنٹوں قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ ہے کہ فلاں لفظ کس رکوع میں واقع ہے پس ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے ہمنے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ اچھی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کے لئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے۔ قیمت ۲/ رعایتی ۱۲/

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ۶/ رعایتی ۱۲/

تاریخ اسپین۔ قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۲/

تفسیر عزیزی۔ جلد اول قیمت ۱/ رعایتی ۸/

ایضاً۔ پارہ تبارک۔ قیمت ۲/ رعایتی ۱/

ایضاً۔ پارہ عم۔ قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۴/

کبیری شرح منیۃ المصلی۔ قیمت اصلی ۱/ رعایتی ۸/

تاریخ الخلفاء۔ عربی قیمت اصلی ۲/ رعایتی ۱/

درخواستیں بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب

تاجر کتب لاہور محلہ سادھوان

نوٹ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۲/۸

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے۔ اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول ۱/۔ قسم دوم ۸/۔ قسم سوم ۴/ فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم اول ۸/۔ جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر بیچتے ہیں۔ قسم دوم ۴/۔ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری۔ زری۔ ریشمی سادہ۔ سوتی۔ زرد۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی۔ افسری و سفید پٹکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

نیز کلاہ پشاوری و سادہ و زری اور ٹوپی رومی بھی میرے پاس موجود ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب